رسالہ شطرنج و گنجفہ
موسوم بہ
عجالۂ بازیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام خدا ہو زیب عنوان ÷ آثار قبول ہون نمایان ÷ یارب قبول ہو یہ نامہ ÷ لوگونکو عمل ہو اسپہ آسان ÷
ہزار ہزار شکر تیری درگاہ مین کہ تونے ہمکو سیدھا رستہ اسلام کا بتایا اور پلید اور خبیث چیزون کو ہم پر
حرام فرمایا جو چیزین تیری یاد سے روکنے والی ہین اونسے منع کیا اور خبیث اور بیہودہ کامون سے منع
کیا ایسا نبی رحمت سراپا شفقت ہماری ہدایت کو بھیجا کہ اوسنے اپنے نفع پر ہمارا نفع مقدم سمجھا جسمین
ہمارا فائدہ دیکھا تاکید سے اوسکا حکم فرمایا اور جسمین کچھ بھی نقصان تھا اوس سے نہایت تاکید سے
نظم شکر اوسکا مثل تیرے شکر کے ÷ حرف کیا کوئی زباندان کر سکے ÷ منہ نہین خامے کا جو لکھے مدح
زبان اس مدح مین ہوتے ہین قلم ÷ صلی اللہ علی ہذا النبی الامی الامین و علی آلہ و اصحابہ المیامین الصالحین اما بعد
سب مسلمان بھائیون پر ظاہر ہو کہ اسوقت قرب قیامت مین طرح طرح کی برائیان زمانے مین پھیلی
ہین علم اور علما دنیا سے اوٹھے جاتے ہین جہل کا گرم بازار ہے علم کے سیکھنے مین کوشش کرنا
لوگون کے نزدیک عار ہے جو جھوٹا دغاباز فسق و فجور مین مبتلا جعلساز مکار ہے انکے نزدیک وہی بڑا
ہوشیار ہے مکروہ مشتبہ کیسا کفر و حرام کے کرنے مین اندیشہ نہین کرتے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ
بھول گئے کچھ بھی خدا سے نہین ڈرتے دین کی آفتونکو شیطان نے خوب زینت دیکھایا ہے

ایسی جگہہ کتاب ملنی کا ایا احتمال بہت استنباط کیا ہے لیکن بعض بڑی بڑی کتابین جو اپنے ساتھ مین
یا جو کچھ کہ خزانہ حافظہ مین محفوظ تہا وہ پیش نظر رکھا اور اعانت عین تحقیق پر تکیہ کرکے قلم ہاتھ مین لیا
اللہ تعالی توفیق صواب کی دے اور مسلمانونکو اس سے نفع بخشے چونکہ بہت باتین ان مین ان فوائد
ہدایت اموز کو لکھا نام اسکا رسالہ ہادیہ رکھا اور ایک مقدمہ چار ہدایت ایک خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ
مین گناہ و کفر کا سمجھنا اور مداومت اور مسئلہ ہنسی ٹھٹھے کی گفتگو ہے پہلی ہدایت مین
بازی وغیرہ کھیلنے کا بیان ہے اور دوسری ہدایت مین گنجفہ وغیرہ بازی کے حرام ہونے کا
بیان تیسری ہدایت مین مقتضی شطرنج کا حال ہے چوتھی ہدایت مین بانسری سننے کی ممانعت
ہے اور خاتمہ مین دو ارشاد ہین پہلے ارشاد مین بڑی بات بتانے اور سلسلہ ناپاک ہونے اور باوجود
قدرت کے اوس سے توبہ نکرنے کا عذاب دوسرے ارشاد مین اچھی بات بتانے اور بری چیز سے
روکنے کا ثواب اب مطلب شروع کرتا ہون موافق تحقیق سے درست بتاتا ہون مقدمہ ہمارے
زمانے مین اکثر جاہل بے اعتبار اسلئے خلاف اپنی طبیعت کے تمسخر ہنسی سے کچھ بیہودہ بکتے
ہین اور لہو و لعب لوگ جیسا شطرنج گنجفہ وغیرہ بہت خفیف مثل مباح کے سمجھتے ہین اسلیے یہ مناسب
معلوم ہوا کہ اصل مقصود کے شروع سے پہلے کچھ احکام استخفاف شرع وغیرہ کے بیان کیے جاوین
تا لوگ اپنی زبان روکین بیہودہ نہ بکا کرین جاننا چاہیے کہ جسطرح گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے اسیطرح
گناہ کو خفیف اور ہلکا سمجھکر کرنا بھی کفر ہے اسواسطے کہ جس امر کو شارع نے حرام فرمایا ہے اوسکو حلال یا ہلکا
سمجھکر کرنا شارع کے جھٹلانے کی نشانی ہے جیسا عقائد کی کتابون مین لکھا ہے گناہ صغیرہ اصرار
مداومت کرنے سے کبیرہ ہوجاتا ہے چہ جائیکہ گناہ کبیرہ پر کیسا اصرار اور مداومت ہو اصرار
کے یہ معنی ہین کہ آدمی گناہ کو ہمیشہ کرتا رہے اوس سے توبہ و استغفار نکرے مسئلہ مسائل شرعیہ پر
ہنسنا بھی کفر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے قُلْ اَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
کہو کیا اللہ سے اور اوسکے کلام اور اوسکے رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم کافر
ہوگئے ایمان لاکر دیکھو اللہ تعالی نے اونکے کفر کو ہنسی پر مترتب فرمایا یعنی بسبب ٹھٹھے اور ہنسی کے
کلام خدا اور رسول خدا پر اونکو کہا کہ بعد ایمان لانیکے کافر ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی دین
کی باتونمین ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہو وہ کافر ہے تفسیر احمدی مین لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے

اوسمین سے کچھ نہین کھاتے تھے اور اوسکے کھیلنے اور اوسمین شریک ہونیکو فخر و بزرگی سمجھتے جو اوس
داخل نہوتا اوسکی مذمت کرتے یہ طریقہ عرب کے جوے کا تھا ہندوستان مین جو شطرنج اور گنجفے اور پچیسی
اور چوسر اور کعبتین وغیرہ جن مین بازی بدیت کرتے مین وہ بھی اسی حکم مین ہین آگے انشاء اللہ تعالی ہم بہت
تفصیل سے لکھینگے منتظر ہو حضرت عمر اور معاذ بن جبل اور اور صحابہ کرام نے جب شراب اور میسر کی برائی
اور قباحتین دیکھکر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب مین فتوی چاہا یہ آیت سورہ بقرہ
کی نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا تجھسے پوچھتے
ہین حکم شراب کا اور جوے کا تو کہہ انمین بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہین لوگونکو اور انکا گناہ فائدے سے بڑا ہے
گناہ شراب کا اس سبب سے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے پھر فرض اور واجب چیزین فوت ہوجاتی ہین
اور حرام اور ممنوع افعال سرزد ہوتے ہین اور فائدہ اسکا ہضم کرنا کھانے کا اور پیدا کرنا قوت ضعف او
جود کا اور گناہ میسر کا بھی اس سبب سے کہ نماز فوت ہوتی ہے مال ضائع ہوتا ہے وقت عزیز برباد جاتا ہے
اور فائدہ اوسکا مال کا ملنا جی کا لگنا غربا اور فقرا سے تنگی کا دفع ہونا لیکن مفاسد اور فواحش جو انکے
کرنے سے پیدا ہوتے ہین وہ ان فائدون سے بہت بڑے ہین اس آیت کے اوترنے سے اکثر
صحابہ نے شراب پینا اور جوا کھیلنا چھوڑ دیا لیکن بعضے جو یہ سمجھے کہ حرمت خمر اور میسر کی ذاتی نہین
فقط ان کے مفاسد سے ہے اونھون نے نچھوڑا آخر مین یہ آیت سورہ مائدہ کی اوتری یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ
اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ اے ایمان والو یہ جو
شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو انسے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو
یہی چاہتا ہے شیطان ڈالے تم مین دشمنی اور بیر شراب سے اور جوے سے اور روکے تمکو اللہ کی یاد سے اور
نماز سے پھر اب تم باز آؤگے شراب کے باب مین چار آیتین چار بار اوتری ہین یہ آیت پچھلی ہے اسمین
شراب اور جوے کی چھوڑنیکی بہت طرح سے تاکید فرمائی پہلے یہ کہ شروع لفظ انما سے کیا جو مفید حصر کو ہے یعنی
شراب اور جوا اور بت اور پانسے پلید ہی ہین گویا انکے اوصاف پلیدی مین منحصر ہین سوای پلیدی
اور گندگی کے انمین اور کچھ نہین پس ایسی چیز سے جو پلید ہے ضرور پرہیز چاہیے دوسرے یہ کہ انھین انصاب اور
ازلام کے ساتھ ذکر فرمایا یعنی حرمت اور خباثت مین مانند بتون اور پانسونکی ہین تیسرے انھین رجس فرمایا یعنی

صورت خاص کو کچھ دخل نہیں اسیواسطے صاحب کشاف نے سورۂ بقرہ کی آیت کے ذیل میں لکھا ہے
نرد اور شطرنج حکم میسر میں ہیں اور تفسیر زاہدی میں سورۂ بقرہ کے آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نرد اور
شطرنج اور کعاب اور کھیل لڑکون کا اخروٹ سے اور جو بازیت ہیں سب قمار اور جوا ہے اور شرط
بدنا اگر ایکطرف سے ہو تو اوسکی رخصت ہے یہ ہمنے تفسیر احمدی سے نقل کیا ہے نہیں مجمل کو مفصل
کر دیا ہے اور یہ جو کہا ہے کہ شرط ایکطرفی کی رخصت ہے اسکے یہ معنی نہیں کہ شطرنج وغیرہ میں بھی رخصت
اور درست ہے اسواسطے کہ سوا تین کھیلونکے جو حدیث شریف میں آچکے ہیں اور عنقریب ہم
اونکی تفصیل کرتے ہیں جتنے کھیل ہیں سبکے سب حرام ہیں شارع اوسمیں شرط بدنی کی اجازت کسطرح
سے دیگا بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شرط ایکطرفی اون چیزونمیں ہو جو جائز ہیں تو درست ہے جیسے گھوڑے
دوڑانے یا اونٹ دوڑانے میں یا تیر لگانے میں اور مانند اسکے پس اگر زید نے عمرو سے گھوڑے دوڑانے
مین اسطرح شرط بدی کہ اگر زید آگے بڑھ جاسے تو عمرو اوسکو اتنا دے اور اگر عمرو بڑھ جاسے تو زید اوسکو
کچھ نہ دے یہ صورت ہے ایکطرفی شرط کی اور درست ہے اور اوسکی درستی کے یہ معنی ہیں کہ اگر زید آگے
بڑھ گیا اور جو کچھ مقرر ہوا تھا وہ عمرو سے لیلیا تو زید کو لینا حلال ہے یہ نہیں کہ زید کا اوسپر حق ثابت
ہو گیا یہانتک کہ اگر زید قاضی کے محکمے میں جاکر دعوی کرے اور عمرو دینے سے انکار کرے قاضی کو حکم
دلانیکا نہیں پہونچتا یہ مسئلہ عینی شرح کنز اور فتاواے عالمگیری میں ہے اسیطرح اگر دو طالب علم آپسمیں
کچھ اختلاف کریں اور استاد کو حکم ٹھہرائیں یا وہ نہیں سے ایک دوسرے سے یہ کہے کہ اگر قول تیرا صحیح نکلا تو میں
تجھے اتنا دونگا اور اگر میرا قول صحیح ہو تو میں تجھسے کچھ نہ لونگا یہ بھی درست ہے اور اگر یہ کہا میں بھی تجھسے
لونگا تو جائز نہیں یہ مسئلہ عالمگیری اور در مختار میں ہے مسلمانو دیکھو کہ اللہ تعالی نے کیسی تاکید سے
جوے اور شراب کو منع فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والیکو بت پوجنے والے
سے تشبیہ دی ہے اور جب جوے اور شراب کا ایک ساحال ہوا تو جوے کھیلنے والیکو بھی مانند بت
پوجنے والیکے سمجھا چاہیے اور حدیث شریف میں ابن عباس کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبۃ مقرر حرام کیا اللہ تعالی نے شراب اور
جوا اور کوبہ کو کوبہ بعضونکے نزدیک تمبورے نقارے کو کہتے ہیں اور بعضون کے نزدیک نرد کو اور ابن عمر
کی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء مقرر نہی صلی اللہ علیہ

خدا محفوظ رکھے اور جو گناہ سمجھکر کھیلتے ہین فاسق وہ بھی ہین اگرچہ کافر نہون اونکی بات کا شرع مین اعتبار
نہین گواہی اونکی مقبول نہین شرع مین اونکے ذلیل سمجھنا اور حقیر جاننے او. اونکے پاس نہ بیٹھنے
کا حکم ہے اور اگر وہ شخص کھیل کھلکر بے تکلف کھیلتا ہو تو اہانت کیواسطے غیبت اوسکی کرنا بھی درست ہے
اور جو فاسق معلن نہو اوسکی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اسیطرح بہت خرابیان ایسے شخص کیواسطے
ہین اور قیامت مین جو جو خرابیان ہونگی اونکا کیا حساب کچھ اسکا بیان چوتھی ہدایت کے آخر مین بھی
آئیگا انشاء اللہ تعالی خداے کریم مسلمان بھائیونکو توفیق نیک کامون کی دے اور ایسے بڑے بڑے
گناہون سے بچاوے آمین دوسری ہدایت بغیر بازی بدے کھیلنے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ
جتنے کھیل ہین کیا گنجفہ کیا شطرنج کیا پچیسی کیا چوسر کیا کعبتین کیا نرد سب حرام ہین اسواسطے کہ اگر
اونمین شرط بھی بدی گئی ہے تو وہ نص صریح سے بہت تاکید سے حرام ہوا ہے جسکا بیان پہلی ہدایت
مین ہو چکا اور اگر شرط نہین بدی تو وہ لہو و عبث ہے اور لہو و عبث بھی حرام ہے اللہ تعالی نے اوسپر
زجر و توبیخ فرمائی ہے جس چیز پر اللہ تعالی جھڑکی کرے اوسکے کرنیوالے کا کیا حال ہوگا اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے تین چیزون کے ہر کھیل اور ہر عبث بے فائدہ چیز کو منع و باطل فرمایا
اللہ تعالی نے افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تمکو بنایا
کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آؤگے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے کہ یہ جھڑکی اور توبیخ ہے اونکی
غفلت پر یعنی ہمنے تمکو عبادت ہی کیواسطے پیدا کیا کھیلنے کو نہین تفسیر حسینی مین لطائف قشیری سے
نقل کیا ہے کہ عبث کہتے ہین ایسی چیز مین مشغول ہونیکو جو حق سے باز رکھے اور حالانکہ خدای تعالی نے
ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور نہ اسکا حکم فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہے ما انا من دد ولا
الدد منی مین نہین ہون کھیل سے اور نہ کھیل مجھسے یعنی نہ مجھے کھیل سے اور نہ کھیل کو مجھسے کسیطرح کا
علاقہ نہین ددو بالتخفیف لہو و لعب کو کہتے ہین فتاوی عمادیہ مین اس حدیث کو ہر کھیل کے حرام
ہونیکی دلائل مین لایا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت اسپر دلیل ہے اور مشکوۃ شریف مین عقبہ بن عامر سے
مروی ہے کہا اونہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کل شیء یلہو به الرجل
باطل الا رمیه بقوسه و تادیبه فرسه و ملاعبته امراته فانهن من الحق رواہ الترمذی و ابن ماجه جو چیز کہ اوس سے
کھیلتا ہے مرد باطل ہے سواے تیر اندازی کے اور اپنے گھوڑے کے سکھانیکے اور اپنی بی بی سے

کھیل ہین با جمعیت نکی تو بھی وہ عبث اور لہو ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیل
مسلمانکا باطل ہے سواے تین کھیلونکے اپنے گھوڑیکو سکھانا اور تیر اندازی کرنا اور اپنی بی بی سے
دل لگی کرنا ور مختار کے ابتداء سے کتاب الحظر والاباحۃ مین لکھا ہے ودلت المسئلۃ ان الملاہی کلہا حرام ولا
کی مسئلے نے اسبات پر کہ مقرر کھیل سب کے سب حرام ہین اور اسی کتاب کے آخر مین ہے وکرہ کل لہو
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لہو المسلم حرام الا ملاعبتہ اہلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ بقوسہ یعنی مکروہ
تحریمی ہے ہر کھیل واسطے فرمانے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے سواے
تین کھیلون کے ملاعبت اپنی بی بی سے اور سکھانا اپنے گھوڑیکا اور تیر اندازی او. فتاواے حمادیہ
مین ہے قال اہل السنۃ والجماعۃ ان کل ما کان من اللعب فانہ یکون حراما الی ان قال الا ثلثۃ ملاعبۃ
الرجل امراتہ وملاعبتہ فرسہ ورمیہ کہا اہل سنت وجماعت نے کہ مقرر جس چیز مین کھیل ہو وہ حرام ہے
اسکے بعد کچھ اور چیزین بیان کرکے کہا ہے سواے تین کھیلونکے کھیلنا مرد کا اپنی بی بی سے اور اپنے
گھوڑے سے کھیلنا اور تیر لگانا مالابد منہ مین لکھا ہے بازی کردن شطرنج یا نرد یا چوپڑ یا مانندان ایم
واگر دران مال شرط باشد قمار باشد وحرام قطعی وگناہ کبیرہ باشد ومنکر حرمت آن کافر باشد
ونیز لعب پرانیدن یا جنگانیدن مرغ ومانند آن حرام ست کھیلنا شطرنج یا نرد یا چوپڑ کا یا جوا و سکے
مانند ہو حرام ہے اور اگر اوسمین مال بدا ہو تو جوا ٹھہریگا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہوگا اوسکے
حرام ہونیکا منکر کافر ہو جائیگا اور کھیل کبوتر اوڑانے یا مرغ لڑانیکا حرام ہے اور نصاب الاحتساب
مین ہے من اللعب الذی یکتسب بسببہ ہو اللعب بالحمام قال محمد رح السفلۃ من یلعب بالحمام
ویقامر یعنی جن کھیلون کے سبب مواخذہ کیا جاے ایک اونمین کبوترون کا کھیل ہے فرمایا امام
محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سفلہ وہ ہے کہ کبوتر اوڑاے اور جوا کھیلے ان حدیثون اور فقہ کی روایتون
سے صریح سب کھیلونکی حرمت ثابت ہے شطرنج ہو خواہ گنجفہ خواہ چوپڑ اب اگر کوئی کھیل مباح ہو تو
اوسکے واسطے حدیث شریف یا کتاب فقہ سے سند چاہیے میرا تمہارا کہنا فقط معتبر نہین
جیسے تین کھیل کہ حدیث شریف مین مذکور ہو چکے یا جیسے فتاواے عالمگیری مین لکھا ہے کہ
گرمیون کے موسم مین جوانون کا خربوزون سے کھیلنا مباح ہے اور حمادیہ مین لکھا ہے کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین لوگ یہ کھیل کھیلتے تھے یا اور جو اوسکے مانند ہو اسیواسطے

تفسیر احمدی مین ایک قاعدہ بیان کیا ہے فالحاصل ان اللعب بالقمار ای لعب کان حرام بالاجماع وبدون القمار فیما فیہ نص قطعی حرام بالاجماع وفیما فی دلیلہ شبہۃ اختلف فیہ یعنی حاصل کلام کا یہ ہے کہ کھیل شرط بدکر کھیلنا باجماع علما حرام ہے کوئی کھیل ہو اور بغیر شرط بدے جس کھیل مین دلیل قطعی ہے حرام ہے بالاجماع اور جس کھیل کے حرمت کی دلیل مین کچھ شبہہ ہے اوسمین اختلاف ہو گیا عالمگیری مین ہے کل لہو ما سوی الشطرنج حرام بالاجماع واما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا یعنی جو کھیل ہے سواے شطرنج کے حرام ہے تمام علماے امت کے نزدیک لیکن شطرنج کا کھیلنا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے جیسا شطرنج کا اسمین استثنا کیا ہے اور بھی بعضی کتابو نمین ہے اسکی حقیقت ہم اگلی ہدایت مین بیان کرین گے انشاء اللہ تعالی مسلمان بچائیو اللہ تعالی ہمکو اور تمکو توفیق خیر کی دے اتنا سمجھ لو کہ آخرت کے عذاب اور قیامت کی شدتین پیاس کا صدمہ گرمی آفتاب کی مصیبتین پل صراط پر سے گرنا دوزخ مین جلنا کھولتے ہوے پانی کا پینا تھوہڑ کہ جو دے کانٹے دار درخت کا کھانا تجدید عذاب کے لیے ہر دن مین ستر ستر ہزار بار کھال کا بدلاجانا سانپ اور بچھوؤن کا ڈسنا اور سوا اسکے ہزار طرح کی آفتین خدا اور رسول خدا کے نافرمانون کے لیے ہین اور بچاؤ انسے اوسی شخص کو ہوگا جو خدا اور رسول خدا کا فرمانبردار پیرو ہوگا جب یہ آیتین اور حدیثین اور علماے دین کی روایتین سن چکے تمپر واجب ہے کہ جتنے کھیل ہین سبکو چھوڑو اور توبہ کرو نہین تو خدا اور رسول خدا کی نافرمانون مین داخل ہو گے اور قیامت مین بہت طرح کے عذاب دیکھو گے اوسوقت کا رونا پیٹنا کچھ کام نہ آئیگا گنجفہ شطرنج ہرگز نہ بچائیگا

تیسری ہدایت نرد و شطرنج کے بیان مین

قاموس مین لکھا ہے کہ شطرنج سین معجمہ کے زیر سے ہے اور اسکو لغت مشہورہ مین مفتوح نہین کرتے اور سین مہملہ سے بھی لغت ہے انتہی ہماری زبان مین فقط فتحہ شین معجمہ سے مستعمل ہے کسرہ یا سین مہملہ نہین بولتے چونکہ نرد قریب قریب شطرنج کے ہے اسواسطے ہمنے اسکو بھی شطرنج کے ساتھ بیان کیا ورنہ مقصود اصلی فقط شطرنج کا بیان ہے معلوم ہو کہ جو حدیثین مطلق کھیل کی ممانعت اور شناعت مین وارد ہین وہ بحکم اطلاق حرمت شطرنج اور نرد کو بھی مفید ہین کہ مطلق جب تک اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے اوسکا حکم ہر ہر فرد تک پہونچتا ہے لیکن شارع نے چونکہ بہت فساد نرد اور شطرنج مین ملاحظہ فرمائے خاص ہر ہر فرد کو بھی منع فرمایا اور نہایت مرتبے کی

تاکید کی یہانتک کہ بعضی حدیثون مین شطرنج کھیلنے والیکے حق مین ایسے لفظ کا اطلاق آیا ہے کہ اوسکا اطلاق
شرع شریف مین سواے کافر بے ایمان کے اور کسی پر نہین آتا مشکوۃ شریف مین ہے عن بریدۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر ودمہ رواہ مسلم حضرت بریدہ سے
روایت ہے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھیلا نردشیر پس گویا کہ رنگا اوسنے اپنا
ہاتھ سور کے گوشت اور خون مین روایت کیا اسکو مسلم نے وعن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ رواہ احمد وابوداؤد اور حضرت ابی موسی اشعری
سے روایت ہے کہ البتہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کھیلا نرد پس مقرر اوسنے
نافرمانی کی خدا کی اور رسول خدا کی روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے وعن علی انہ کان یقول الشطرنج
ہو میسر الاعاجم حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مقرر فرماتے تھے شطرنج
جوا ہے عجمیونکا یعنی جب شرط بدکر کھیلین اوسوقت تو حقیقت مین جوا ہے اور اگر شرط بدکر نہ کھیلین
تو صورۃ تمثیل اور صورت اوسکی سے کرنا بھی منع ہے یہ فرمایا ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین وعن ابن
شہاب ان ابا موسی الاشعری قال لا یلعب بالشطرنج الا خاطی حضرت ابن شہاب زہری سے روایت
ہے کہ مقرر کہا ابو موسی اشعری نے نہین کھیلتا ہے شطرنج سواے گنہگار کے یعنی جو کھیلتا ہے وہ
گنہگار ہی ہے مرقاۃ مین لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنے اطلاق سے شامل ہے اوسکو جسمین شرط بدی
جاوے اور اوسکو بھی جسمین شرط نہ بدی جاوے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی اسکا سلسلہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تک منتہی نہین ہوتا لیکن حکم مرفوع مین ہے
اسواسطیکہ ایسے حکم صحابی اپنی راے سے نہین بیان کرتے سنا ہوا فرماتے ہین اور عنقریب
انہین ابن شہاب کی روایت سے وہ حدیث آتی ہے جو قوی کرتی ہے اسبات کو کہ یہ حدیث
حقیقۃ مرفوع ہے مرفوع اوس کو کہتے ہین کہ جسکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا
ہو یعنی صحابی سے یہ کہا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابی تک منقطع
نہو جاوے وعنہ انہ سئل عن لعب الشطرنج فقال ہی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل روی الثلثۃ
البیہقی فی شعب الایمان اور انہین ابن شہاب سے مروی ہے کہ مقرر سوال کیا گیا اونسے
شطرنج کھیلنے سے پس فرمایا اونہون نے وہ باطل چیزون سے ہے اور اللہ تعالی باطل چیز کو

ودست نہین یکتا روایت کیا ان تینون حدیثون کو بیہقی نے شعب الایمان مین ہمنے ان سب حدیثونکو
مشکوٰۃ شریف سے نقل کیا ہے اور جامع صغیر علامہ سیوطی مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملعون من لعب بالشطرنج والناظر الیہا کالآکل لحم الخنزیر یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ
شخص جو شطرنج کھیلا اور دیکھنے والا شطرنج کا گویا کہ گوشت سور کا کھانیوالا ہے یہ حدیث بہت خوف
کی جگہ ہے اسلیے کہ لعنت کا لفظ سواے کافر کے اور کسی پر نہین کہتے اوسکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے شطرنج کھیلنے والے پر اطلاق فرمایا اور سور کا گوشت حرام قطعی ہے نص صریح سے ثابت منکر
اوسکے حرمت کا اسکے نزدیک کافر ہے شطرنج دیکھنے والیکو اوسکے کھانے والے سے تشبیہ دی
اس سے زیادہ مذمت اور برائی کیا ہوگی اور سوا اسکے اور حدیثین بھی سخت مضمون کی شطرنج کے باب
مین آتی ہین فقہ کی روایتون کے ذیل مین بعضی بعضی مذکور ہونگی محقق نے شرح سفر السعادۃ مین لکھا ہے
از امیر المومنین علی آوردہ اند کہ بقومی گذشت کہ [illegible] میکردند شطرنج پس بجہید بر ایشان وشدت نمود
وفرمود دانا و آگاہ باشید اے قوم کہ شما براے غیر اینکار آفریدہ شدہ اید واگر ترس این نمی بود کہ سنت
وطریقہ خواہد شد ہر آئینہ میزدم من این را بر روی شما رواہ البیہقی واز ابن عساکر نیز آمدہ کہ وی رضی اللہ عنہ
گذشت بر قومیکہ بازی میکردند شطرنج وفرمود ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون اگر مساس کند یکی از شما
اخگر را تا آنکہ سرد شود بہتر است از آنکہ مساس کند این را روایت کردہ اند این حدیث را ابن ابی شیبہ
و[illegible] بن حمید وابن ابی الدنیا در ذم ملاہی وابن المنذر وابن ابی حاتم وبیہقی ونیز آمدہ کہ وی رضی اللہ عنہ
آمدہ کہ فرمود کہ سلام مکن بر اصحاب نرد شیر وشطرنج رواہ ابن عساکر ونیز آمدہ ملعون من لعب بالشطرنج والناظر الیہا
کالآکل لحم الخنزیر ونیز آمدہ کہ حق سبحانہ وتعالی را ہر روز سیصد وشصت نظر رحمت است بر بندگان خود
ونظر نمیکند در ان بسوی صاحب شطرنج وآمدہ کہ ہر کہ لعب کند بہ نرد شیر گویا کہ دست خود را در گوشت
خنزیر وامثال این احادیث وآثار بسیار آمدہ ودر مذہب شافعی با جملہ فیصلی درین باب ہست و مشہور
ومختار در مذہب حنفی حرمت وکراہت است انتہی بالفاظہ محدثین جو ذکر کی لیکن بعضی [illegible]
لیکن چونکہ حدیث مین آیا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ
[illegible]
[illegible]

ولیف نحو ر لعله تعلل بانه قال فیه مذهب نقل انه کان الغزالی فی خلاصته مکروه عند الشافعی ایضا فلعل ما وقع
فی کتبنا قوله الاول یعنی اگر اعتراض کیا جاے کہ مروی ہی امام شافعی رح سے کہ شطرنج کھیلنے کا مضایقہ نہیں پھر
کیا سمجھا ہی محتسب کہ مواخذہ کریں اوسپر اور کیونکر ہونچیگا شاید کھیلنے والا بہانہ کرے حجت پکڑے کہ
پیروی کی مین نے اسمین مذہب شافعی کی تو ہم جواب مین کہینگے کہ ذکر کیا امام غزالی رح نے اپنی کتاب
خلاصہ مین کہ شطرنج کھیلنا مکروہ ہی شافعی کے نزدیک بھی پس جو ہماری کتابون مین واقع ہوا شافعی
اونکا پہلا قول ہو یعنی امام غزالی رح اکثر شافعیہ سے ہین انکے مذہب کی جو باتین وہ کہین زیادہ معتبر ہین
جب وہ مضمون کراہت کی تصریح کی تو اباحت کی روایت امام شافعی جو ہماری کتابون مین منقول ہی وہ انکا پہلا قول ہوگا
کہ اوس سے رجوع کرکے آخر کو کراہت کے قائل ہوے اب سمجھنا چاہیے کہ مدار مذہب کا جماعت پر ہی
ہر مذہب مین جو بات معتمد اور مفتی بہ اور مختار جمہور کی ہو وہی مسلم ہوتی ہی قول مخالف جمہور شاذ
و نادر غیر مفتی بہ کا اعتبار نہین جو بات جمہور سلف اہل سنت نے تحقیق و تنقیح کرکر توضیح و تصریح سے
لکھدی ہو وہی معتبر ہی کوئی مذہب بہ کم ملا ہوگا جسمین روایات شاذہ و ضعیفہ پائی نجاتین مگر ونکا
اعتبار نہین ہوتا اسیواسطے ائمہ دین متبع شاذ و نادر کو ضال و مبتدع کہتے ہین جیسی باب شطرنج مین
تمام علماے حنفیہ سے اسکی حرمت بہت تائید و تقویت سے منقول ہی اور کیون نہو صریح صریح حدیثین
اسکی حرمت اور مذمت اور شناعت پر دلالت کرتی ہین چنانچہ بعضی حدیثین اور علماے دین کے اقوال
ہم لکھ چکے انسے خوب تحقیق ثابت ہوا کہ مفتی بہ اور مختار تمام علماے اہل سنت کے نزدیک حرمت شطرنج
کی ہی پھر جو ایک روایت اباحت شطرنج کی بشرط معلوم امام شافعی اور قاضی ابو یوسف سے در مختار مین نقل
کی وہ ہرگز قابل عمل اور اعتبار کے نہین نہ روایت قوی اور معتمد علیہ جو قاضی ابو یوسف صاحب ہی وہ حرمت کی ہی
اسیواسطے ان سب کتابون معتمدہ مین روایت اباحت کی اونسے نقل نہین کی گئی بلکہ اجماع حنفیہ کا شطرنج
کی حرمت پر نقل کرتے ہین اور اجماع اوسیوقت تک ہی کہ روایت اباحت کی نہایت ضعیف غیر معتمد مرجوع
عنہ ہو اسیواسطے عالمگیریہ مین لکھا ہی کہ قاضی ابو یوسف اور امام محمد شطرنج کھیلنے والون پر اونکی تذلیل و تحقیر
کے لیے سلام کرنا مکروہ جانتے تھے یہ گویا نص ہی اسپر کہ قاضی صاحب کے نزدیک بھی حرام ہی اور اونسے معتبر روایت
یہی ہی در مختار والی روایت غیر معتمدہ مرجوع عنہ ہی چنانچہ صاحب در مختار نے بھی فی روایۃ کا لفظ کہکر
اوسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا اگر روایت قوی ہوتی مطلق چھوڑتا اس روایت پر کسیطرح عمل اور اعتماد

تو پھر جو کوئی اسپر عمل اور اعتماد کرے گا مقرر خاطی اور گنہگار ہوگا اور امام شافعی صاحب کیطرف جو نسبت
اباحت شطرنج کی کرتی ہین وہ اون کے ساتھ کرتے ہین اور اوسکی دلیل مین تذکیہ فہم اور اطلاع فنون حرب لاتے
ہین اوسکا حال یہ ہے کہ مذہب ہر صاحب مذہب کا اہل مذہب کی کتابون سے البتہ تحقیق و ثابت
ہوتا ہے غیر مذہب والون سے تنقیح ہر ہر جزئی کی خوب نہین ہوتی ہے مین کنہ یہ ہے کہ مذہب مین
ہر چیز کی روایتین ہوتی ہین اس سبب سے کہ مجتہد نے اپنے اجتہاد سے کبھی ایک حکم فرمایا کبھی دوسرا
حکم اوسکے خلاف استخراج کیا اونکے تلامذہ اور علماے مذہب نے دلائل مین غور و فکر کرکے صحیح کو سقیم سے
خوب ممتاز کر دیا اور بہت کوششون اور محنت سے تنقیح تنقید کرکے قوی کو ضعیف سے جدا کیا لیکن
روایات مرجوحہ بھی باقی رہگئین دونسے محو کر دینا یا صفحات کاغذ سے مٹا دینا اونکے اختیار مین
نتھا جو لوگ صاحب مذہب ہوتے ہین تمام عمر اپنے مذہب کی کتابونکی خدمت کرتے ہین ہر ہر جزئی
سے خوب واقف ہوتے ہین اور راجح مرجوح قوی ضعیف صحیح غلط معتمد غیر معتمد کو پہچانتے ہین
یہ بات دوسرے مذہب والیکو کم حاصل ہوتی ہے اسیواسطے صاحب ہدایہ سے باوجود نہایت مرتبہ تحقیق
و تنقیح کی بعضے اسنادونمین سہو ہو گیا جیساکہ نسبت متعہ کی امام مالک صاحب کی طرف کی اور حالانکہ
اونکا مذہب نہین کوئی روایت ضعیف غیر معتمد ہو تو ہو جب یہ بات ٹھہری تو اونکے مذہب کی کتابون
کیطرف رجوع کرنا چاہیے ہندوستان مین سب حنفی مذہب ہین الا ماشاء اللہ اس سبب سے اونکی کتابین ہر جگہ میسر
نہین اور اونکی اصل یہ ہے جو ہمارے کتابونمین منقول ہے نظر چاہیے کہ صحت دلیل کی صحت مدلول کو مستلزم ہے تفصیل
اونکی دلیل کی جو مجمل ہماری کتابونمین لکھی ہے یہ ہے کہ شطرنج کے کھیلنے مین قوت فکریہ کا استعمال ہوتا ہے اس سبب سے
قوت فکریہ مین حدت اور ذہن مین تیزی آتی ہے اور چال شطرنج کی لڑائی ہے اس سے دشمن کو مغلوب کرنے
اور اوسکے حیلے سمجھنے کے قواعد خوب معلوم اور ضبط ہو جاتے ہین اسلیے مباح ہے بشرطیکہ بازی نہ بدی ہو اور
اتنی غفلت نہو کہ یاد الہی اور نماز اور جمعہ اور جماعت فوت ہون یا تاخیر وقت مستحب مین ہو یا اور
کسی واجب مین خلل پڑے اور اوسکے کھیلنے کی مداومت اور کثرت نکرے اور اوسکے سبب سے عین فعل مین
آپس مین لڑائی جھگڑا اور گالی جھوٹ نہ بولے جھوٹی قسم نکھاوے پہلی شرط اسواسطے کہ اگر بازی بدی ہوئی تو وہ میسر اور جوا
ہوا کہ نص قطعی سے حرام ہے دوسری شرط اسلیے کہ جو چیز اللہ تعالی کی یاد اور اوراد و احباب وغیرہ سے روکتی ہے
یا خلل واجبات مین ڈالتی ہے وہ حرام ہے تیسری اور چوتھی شرط کی یہ وجہ کہ مداومت و کثرت مین انہماک اور

اس سے بہت ہو جاتا ہے غفلت یاد الٰہی اور دوستوں و احباب وغیرہ سے ظاہر ہے اور امور مباحہ میں تضییع اوقات اور ہمیشہ یا اکثر مشغولی اس طرح پر کہ موجب امر حرام کے ہو منع ہے حاصل اس تفصیل کا یہ ہے کہ جب شطرنج کھیلنے میں فائدہ قابل اعتبار کے ہو اور لہو و عبث نہ رہا اور مقتضی اباحت کا پایا گیا اور غفلت یاد الٰہی اور سوا اوسکے جو چیزیں مانع اباحت کی ہیں اونکا نہ ہونا شرط کیا ہے تو اوس وقت وجود مقتضی اور عدم مانع کی اباحت ثابت ہوگی یہ تفصیل اور حاصل تفصیل ہے امام شافعی صاحب کی دلیل کا اب ایک قاعدہ سنا چاہیے کہ حرمت اشیا کی دو طرح پر ہے عارضی اور ذاتی عارضی حرمت وہ ہے کہ کسی حلال چیز میں کسی سبب کے عارض ہونے سے آ جاوے جیسے سڑا ہوا مردار گوشت بیچنا حلال کا کہ فقط سڑ جانے اور بو کے عارض ہونے سے حرام ہو گیا ورنہ بنفسہ حلال تھا یا جیسے حرمت بیع کی اذان جمعہ کے بعد کہ بسبب قرب نماز جمعہ کے منع ہو گئی اور ذاتی وہ ہے کہ موقوف کسی سبب اور عارضہ پر نہ ہو عین ذات پر اوس کے حکم حرمت اور بطلان کا لگایا ہو جیسے شراب انگور کی مثلاً کہ وہ نشا کرے خواہ نہ کرے بہر حال حرام ہے ایک قطرہ ہو یا ایک مٹکا حرمت عارضی ایک چیز میں کبھی پائی جاتی ہے اور کبھی اوسی چیز میں نہیں پائی جاتی تابع سبب کے ہے اگر سبب پایا جاویگا حرمت ہوگی نہیں تو نہیں یہ بات حرمت ذاتی میں نہیں ہے ذاتی میں حکم حرمت کا شارع کی طرف سے ذات شی پر ہوتا ہے جب تک ذات باقی رہیگی حرمت اوسکو لازم ہے کبھی وہ چیز حلال نہ ہوگی یہ نہیں ہو سکتا کہ خمر خمر رہے اور حلال ہو جاوے یا سور کسی وجہ سے کبھی حلال ہو یہ کسی مذہب میں مذاہب اربعہ سے کسیکے نزدیک نہیں ہو سکتا اب سمجھنا چاہیے کہ شطرنج کی حرمت قبل ثبوت ان حدیثون کے جو ہمنے اس ہدایت کی ابتدا میں نقل کی ہیں البتہ عارضی تھی اوس وقت اباحت شطرنج کیواسطے ایسی شرطین لگانا جن سے حرمت عارضی دفع ہو اور تذکیہ افہام وغیرہ فائدے اسکے کھیل پر مترتب کرنا کہ عبث نہو مفید تھا لیکن جب حدیثیں بالخصوص شطرنج کی حرمت میں وارد ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بعض خلفاے راشدین اور صحابہ کرام نے اوسکی بہت برائی اور شناعت بیان فرمائی حرمت اوسکی ذاتی ہو گئی اب نفس لعب شطرنج کسی کیفیت پر ہو حرام ہے تذکیہ فہم وغیرہ بیکار ہے جو چیز حرام لعینہ ہو اوس میں تذکیہ افہام کیا ایجاد افہام بھی اباحت کو مفید نہیں ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں و فی شرح السنۃ واختلفوا فی اباحۃ اللعب بالشطرنج فرخص فیہ بعضھم لانہ قد یتبصر بہ فی امر الحرب بمکیدۃ العدو قلت ما اہل ہذا التعلیل وما اسخف ہذا التادیل مع النصوص الواردۃ فی ذمہ و عدم ثبوت فعلہ من الصحابۃ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرح السنۃ

مین ہی اختلاف کیا فقہانی اباحت شطرنج مین پس رخصت دی اونہمین بعض نی اسواسطی کہ اس سے بینائی حاصل ہوتی ہی لڑائی مین دشمن کی مکر پر کہا مین نی کیا ضعیف ہی یہ دلیل اور کیا سخیف ہی یہ تاویل ساتھ صریح حدیثون کہ اوسکی برائی مین وارد ہین اور باوجود ثابت نہونیکی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل سے جب امام شافعی کی یہ دلیل صحیح نہوئی اور اس قول اباحت پر یہی دلیل تھی تو فقط قول امام شافعی صاحب کا رہگیا جنکو پہلا اوسکے ثبوت مین کلام ہی کہ یہ روایت اونسے ہی یا نہین اور اگر ہی تو ضعیف وغیر معتمد ہی یا قوی ومعتمد علیہ اس دلیل کے ضعف وبطلان سے معلوم ہوتا ہی کہ بر تقدیر ثبوت کے یہ کوئی روایت ضعیف امام شافعی صاحب سی ہوگی معمول بہا شافعیہ کی نہوگی اسیواسطی[عہ] بعض اساتذہ نی باب شطرنج مین جب بعض علمای شافعیہ سے پوچھا اونھون نے اپنے مذہب مین اسکی اباحت سے انکار کیا صاحب ہدایہ نے جو اباحت کی روایت کریا اونہین اسبق واولی ہی اپنی عبارت مین اسطرف اشارہ فرمایا کہ وہو محکی عن الشافعی کہا یعنی یہ حکایت کیا گیا ہی شافعی سے وہو ما علیہ الشافعی یا وہو مذہب الشافعی یا خلافا للشافعی نفرمایا یعنی ایسا لفظ جو دلالت کرے اونکا مذہب ہونی پر اور بعض الناس کی ساتھ تعبیر کرنا بھی الیسے مقام مین خالی تضعیف سی نہین بعد صاحب ہدایہ کی جن علما نی اباحت شطرنج کی نسبت امام شافعی صاحب کیطرف کی ظاہر اشافعیہ کی کتابون کیطرف رجوع نفرمایا اور مذہب مفتی بہ اونکا اسباب مین تحقیق نکیا فقط ظاہر عبارت ہدایہ سے حکم اباحت کا کردیا حالانکہ مفاد اوس عبارت کا فقط اتنا ہی کہ ایک روایت اباحت کی امام شافعی سی ہی اس سی لازم نہین آتا کہ وہ روایت اونکی یہان معتبر ومعتمد علیہ بھی ہو اگر کتب شافعیہ کیطرف رجوع کرتی اور مذہب مفتی بہ کی تحقیق فرماتی تو اباحت کی نسبت اسطرح پر نکرتی کہ اوس سی اونکا مذہب ہونا معلوم ہوتا جسنے اونکی کتابونکا تتبع کیا مذہب معتمد سی واقف ہوا جیسا کہ ہمارے استاد الاستاذ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نی تتبع فرمایا اور امام غزالی سی جو علمای کبار شافعیہ سی ہین مذہب محقق شافعیہ کا تحفہ اثنا عشریہ کی مکاید شیعہ مین نقل فرماتی ہین کید صد وچہارم آنکہ گویند اہل سنت لعب شطرنج را جائز داشتہ اند وحالانکہ لعب ولہو در شرع مذموم ست واز نصوص قرآن مجید نکوہش آن معلوم جواب ازین طعن آنکہ حنفیہ ومالکیہ وحنابلہ قائل بحرمت لعب شطرنج اند وآثار واردہ بر حرمت آن روایت کنند وشافعی را دو قول ست در قول اول مکروہ ست بچند شرط اول آنکہ نماز را از وقت مختار خود تاخیر نکند ودر ساعات آن عجلت وترک سنن وآداب ننماید دوم آنکہ قمار درمیان نباشد سوم آنکہ

واجبات دیگر بسبب این شغل ترک نمی شود مثل خدمت والدین و نفقہ اہل و عیال و زیارت و عیادت و دفن و اتباع جنائز جیارہ آنکہ در عین شغل نزاع و جدال و دروغ و قسم دروغ در میان نیاید پنجم آنکہ آلات او بصورت حیوانات نباشند پس اگر یکی ہم ازین شروط پنجگانہ مفقود شود حرام گردد و اصرار کبیرہ شود لہذا فی الاخبار و قول دیگر موافق جمہور ست و قد صح عن الشافعی انہ رجع الیہ نص علیہ ابو حامد الغزالی حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ باب شطرنج مین امام شافعی کے دو قول ہین پہلا قول کراہت کا یعنی کراہت تنزیہی کا کہ شطرنج کے کھیلنے والے پر گنہ نہ ہوگا دوسرا قول حرمت کا علی الاطلاق موافق تمام علما کے اور مقرر ثابت ہوا امام شافعی سے کہ انہون نے پہلے قول اباحت سے حرمت کیطرف رجوع فرمایا یعنی اول مین بسبب نہ ملنے حدیثون اور دلیلون کے مباح فرمایا تھا اخر مین بسبب قوت دلائل حرمت کے مانند اور مجتہدون کے شطرنج کی حرمت کا حکم فرمایا صاف صاف لکھا اسکو امام ابو حامد غزالی نے جو شافعی المذہب اور شافعیہ کے بڑے مستند ہین جاننا چاہیئے کہ کراہت تنزیہی مباح خلاف اولی کو کہتے ہین اسواسطے جن علما کی نظر سے دوسرا قول امام شافعی کا نگذرا اونمین سے کسی نے کراہت کو کراہت تنزیہی سے تعبیر کیا اور کسی نے مباح کہا اور حقیقت مین یہ ایک ہی امر ہے کہ پہلے قول کیطرف راجع ہے اہل بصیرت اور ارباب انصاف پر ظاہر ہے کہ بطلان دلیل اور شہادت امام غزالی سے خوب معلوم ہوا کہ امام شافعی صاحب کے نزدیک بھی شطرنج حرام ہے اور یہی شافعیہ کا مذہب ہے روایت اباحت کی مرجوع عنہ ہے اوس سے امام شافعی نے آخر مین رجوع فرمایا ان صورتون مین شافعیہ کو بھی اوس روایت پر عمل و اعتماد نچاہیے اسلیے کہ روایات ضعیفہ مرجوحہ غیر معتمدہ مرجوع عنہا پر عمل نہین کرتے قوی اور معتمد اور مرجوع الیہا جسپر اہل مذہب کا اتفاق سا ہوتا ہے اوسپر عمل کرتے ہین جب شافعیہ کو عمل اور اعتماد اوس روایت پر منع ہوا تو غیر شافعی المذہب کو بدرجہ اولی منع ہوگا اور بالفرض بر تقدیر تنزل اگر یہ روایت قوی اور معتمد بھی ہو کسیکو اسپر عمل نچاہیے اسواسطے کہ یہ روایت صریح سنت کی خلاف ہے اسپر عمل کرنیوالا مقرر خاطی ہوگا خصوص غیر شافعی المذہب جنکے امام کے نزدیک بھی اسکی حرمت ثابت ہوئی اور اونکا یہی مذہب مشہور ایک مذہب کے مقلد کو کسی روایت پر خلاف اپنے امام کے باوجود عدم مساعدت صریح سنت کے ہرگز عمل جائز نہین شطرنج جب سب علما کے نزدیک حرام ہوئی اور صریح سنت بھی اسلیے سر دست ہر قوم علما کا مقلد اگر کھیلیگا بہت بڑا گنہگار ہوگا اور اگر حلال سمجھکر کھیلیگا تو اوس سے زیادہ مبتلاے وبال ہوگا باقی رہے شافعی المذہب بر تقدیر قوت

اور صحت اور اعتماد اس روایت کی اونکو بھی موافق ایک جماعت کے اپنے امام کا قول چھوڑ دینا چاہئے
کہ صریح سنت کے خلاف ہے حاکم اور بیہقی خود امام شافعی صاحب سے روایت کرتے ہین کہ فرماتے
امام شافعی جو حدیث صحیح ہو وہی مذہب میرا ہے اور ایک روایت مین ہے جب جانو تم حدیث صحیح کو
مخالف میرے کلام کے تو حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر مارو یہ عقد الجید مین لکھا ہے شافعیہ کو
چاہیے کہ اپنے امام کی وصیت پر عمل کرین اور اگر شطرنج کھیلتے ہون تو اوس سے تائب ہون بعض حنفی مذہب
شطرنج کھیلنے مین مبتلا ہین اپنا جی سمجھانے کو امام شافعی کے قول سے اباحت ڈھونڈتے ہین اگرچہ اوس اباحت
کا بطلان ہماری اس مختصر تقریر سے خوب معلوم ہو گیا لیکن یہ لوگ تو اونکی شروط معتبرہ کی بھی رعایت نہین
کرتے اس قول کی شرطون مین سے یہ بھی ہے کہ تفویت و تاخیر واجبات کی اور مداومت اور کثرت کھیل کی
نہو یہ لوگ تو ایسا مشغول اور غافل ہوتے ہین کہ فرض اور واجب چھوڑ دیتے ہین تاخیر کا کیا ذکر یا غایت
تاخیر ہوتی ہے یہ بغیر بازی تمام کیے اوٹھتے نہین جماعت ملے یا نہ ملے اور کثرت و مداومت ایسی ہوتی ہے کہ
کسی روز ناغہ نہین ہوتی جب بیٹھتے ہین پہر پہر دو دو پہر برابر کھیلتے ہین اس حال کے ساتھ اوسکو مباح سمجھنا اور امام
ہمام محمد بن ادریس شافعی کیطرف اباحت کی نسبت کرنا بہت بیدینی اور بیغیرتی کی بات ہے حاشا کہ ایسے امام
اجل کا یہ مذہب ہو ان ائمہ کا مرتبہ تو بہت عالی ہے ایسی شطرنج کی اباحت تو کوئی ادنی صاحب علم بھی تجویز نہ کریگا
اس طرح کی شطرنج بالاتفاق سبکے نزدیک حرام ہے کسی شخص کا کسی روایت مین اسکا خلاف منقول نہین در مختار مین بعد نقل
روایت اباحت کے لکھا ہے وہذا اذا لم یقامر ولم یداوم ولم یخل بواجب والا فحرام یعنی یہ جو اباحت امام شافعی کے
نزدیک اور ایک روایت مین قاضی ابو یوسف کے نزدیک ہے اوس وقت ہے کہ کھیلنے والا شرط نہ بدے اور ہمیشگی کھیلنے مین نہ کرے
اور یہ کھیل کسی واجب مین خلل نہ ڈالے اور اگر ایسا نہو تو سب کے نزدیک بلا خلاف حرام ہے مرقاۃ مین بعض اباحت
والونکا قول اور اوسکا رد لکھکر لکھا ہے قال ولکن بثلث شرائط ان لا یقامر ولا یؤخر الصلوۃ عن وقتہا و ان
یحفظ لسانہ عن الخنا والفحش فاذا فعل شیئا منہا فہو ساقط المروۃ مردود الشہادۃ کہا انہین بعض نے کہ مباح
تین شرطون سے ہے ایک شرط نہ بدے نماز کو اوسکے مستحب وقت سے موخر نکرے زبان کو گالی اور بری بات سے نگاہ
رکھے پھر جسنے ان تین باتون سے کوئی بات کی اوسکی مروت نرہی اوسکی گواہی اوسکی مقبول نہین یعنی وہ
فاسق ہو گیا خدا ے تعالی مسلمانونکو توفیق دیوے کچھ نہی ہدایت فقط انہونکے بیان مین دوسری
ہدایت مین سب کھیلونکا حرام ہونا بہت اچھی طرح سے ثابت ہو چکا اوسمین گنجفہ بھی داخل تھا اور اوسکی

حرام ہونیمین کسیکا خلاف بھی نہین لیکن جو بعضی چیزین خاص یا غالب اسیکی حرمت پر بنا اسود
جو ابھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا مبتلا ہاہیر کہ تحفے مین جاندار کی صورتین لازم ہے کھیلنے والا اونکو
آنکو لڑکے لیتے مین اور ہاتھ مین رکھتے اور دیکھتے مین حالانکہ تصویر جاندار کی گھر مین رکھنا یا اوسکا بنانا سخت
بڑا گناہ ہے بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب آدمیون مین سے قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس شخص پر ہوگا جسنے نبی کو قتل کیا یا
نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا یا اپنے باپ یا مان کو قتل کیا اور صورتین بنانے والیکو اور عالم بے عمل کو اور
صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے آیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اشد الناس
عذابا عند اللہ المصورون سخت تر آدمیون مین عذاب کی راہ سے اللہ کے نزدیک صورت بنانیوالے
ہین اور صحیحین مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
ہر صورت بنانیوالا ہے آگ مین ہی ہر صورت کے مقابلے مین جو اوسنے بنائی ہے ایک نفس بنایا جائیگا سو وہ
نفس اوسکو جہنم مین عذاب کریگا ابن عباس فرماتے ہین اگر تجھے صورت بنانی ضرور ہو تو بنا درخت وغیرہ
کی صورت جسمین روح نہو صحیحین مین ابی طلحہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تدخل الملائکة
بیتا فیہ کلب ولا تصاویر نہین آتے ہین فرشتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور نہ اوس گھر مین جسمین تصویرین
ہون مرقاة مین ہے کہ یہ فرشتے جو تصویر کے سبب سے مکانون مین نہین آتے ہین سوا ہے انکا جو نگہبان ہین اسلیے کہ
انکا نگہبان فرشتے مکلف سے جدا نہین ہوتے صحیحین مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مول لیا اونھون نے
ایک نمرقہ کہ اوسمین تصویرین تھین جب اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دروازے پر کھڑے
ہو رہے اور تشریف نہ لائے مین نے آپ کے روے مبارک سے کراہیت اور خفگی دریافت کی کہا حضرت عائشہ
نے پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا مین نے آپنے
فرمایا نمرقہ کیا ہے مین نے کہا کہ مول لیا ہے مین نے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانیکو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا کہ تحقیق اسکے بنانیوالے عذاب کیے جائینگے قیامت کے دن اونسے کہا جائیگا جلاؤ جسکو تمنے بنایا ہے اور آنحضرت
نے فرمایا مقرر جس گھر مین تصویر ہوتی ہے فرشتے نہین آتے اور صحیحین مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اونھون نے
ایک چبوترے کو مکان مین پردہ ڈالا اوسمین تصویرین تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پھاڑ ڈالا اور صحیح
بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے اپنے گھر مین کوئی چیز جسمین تصویر ہو مگر

توڑ ڈالتے تھے یہ حدیثیں مشکوۃ شریف سے نقل کی ہیں اسیطرح کی بہت حدیثیں حدیث
کی کتابوں میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تصویر گھر میں
رکھنا بہت مبغوض اور بہت برا تھا چونکہ گنجفہ میں تصویر کا ہونا لازم ہے اس سبب سے گنجفہ گھر میں رکھنا یا
اوسکا کھیلنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کا سبب ہے نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ یہ بات اور
کسی کھیل میں نہیں اگرچہ حرام وہ بھی سب برابر ہیں لیکن اسمیں ایک بڑا گناہ اور بھی ہے مسلمانو تم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کہلاتے ہو اور اونکی شفاعت کی امید رکھتے ہو شرم نہیں آتی کہ جو چیزیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بری جانتے تھے اور مکروہ رکھتے تھے تم رات دن اوسیمیں مصروف رہتے ہو گھر
میں رکھنا کیسا ہاتھ سے چھوڑتے نہیں اور پھر امید شفاعت کی رکھتے ہو اور ناحق نبی کی دوستی کا دعوی رکھتے
ہو دنیا میں جس سے ذرا محبت ہو جاتی ہے اوسکی خلاف مرضی کوئی بات نہیں کرتے تمکو اگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے دوستی اور محبت ہے تو گنجفہ کیوں کھیلتے ہو سن چکے ہو کہ تصویروں کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر تشریف نہ لیگئے اور غصے سے آپکا روے مبارک متغیر ہو گیا حالانکہ آپ
اونہیں بہت چاہتے تھے عشق کا سا علاقہ اونکا ساتھ رکھتے تھے پھر جو تم تصویریں گھر میں رکھتے ہو اور ہر وقت
اونکا اوٹھاؤ دھرو دیکھتے بھالتے ہو تم سے کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہونگے لا حول
ولا قوۃ الا باللہ یہ خیال خام ہے دوزخ اسکا انجام ہے صحیحین میں حضرت ابوذر غفاری کی روایت سے آیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سباب المومن فسوق یعنی مسلمان کو گالی دینا اور برا کہنا فسق ہے
اسیطرح مسلمان پر ہنسنا اور اوسکو بنانا بھی حرام ہے اسباب میں حاصل حدیث شریف کا ہم اوپر لکھ چکے ہیں
یہ باتیں اکثر گنجفہ کھیلتے میں ہوتی ہیں کوئی جلسہ گنجفہ کھیلنے والونکا کم ہوتا ہوگا جسمیں یہ باتیں نہوں ان
باتوں سے گنجفہ کھیلنے والے اور اوسکے دیکھنے والے سبکے سب فاسق ہوجاتے ہیں فاسقونکی مذمت قرآن شریف
اور احادیث میں جابجا وارد ہے طوالت کے خوف سے ہمنے ذکر نہیں کی مختصر یہ ہے کہ گنجفہ کا گھر میں رکھنا اور
کھیلنا خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کرنا ہے اور خدا اور رسول خدا کے نافرمانونکا سوا دوزخ کے ٹھکانا نہیں
صحیح بخاری میں حضرت ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت
میری داخل ہوگی بہشت میں سوا اوسکے جسنے انکار کیا آپ سے پوچھا گیا انکار کسنے کیا فرمایا جسنے میری
فرمانبرداری کی داخل ہوا بہشت میں اور جسنے نافرمانی کی اوسنے انکار کیا دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرما

کرنیوالونکا ٹھکانا جہنم ہی اور بس دنیا مین ہونون کی زندگی سے اسپر اعتماد نکرو آخرت کی عذاب سی
ڈرتی رہو لہو لعب کھیل کود مین اپنی اوقات کیون برباد کرتی ہو کیا خدا کی ڈہیلت اور قیامت کی عقوبات
سی نہین ڈرتی ترجمہ افامنوا مکر الله فلا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون کیا نڈر ہوگئی الله کی داؤ سی سو نڈر
نہین الله کی داؤ سی مگر جو لوگ خراب ہونگی تفسیر احمدی مین لکہا ہی کہ اس آیت سی معلوم ہوا کہ خدا
تعالی کی عذاب سی نڈر ہونا کفر ہی مسلمانونکو چاہیی کہ الله کی عذاب سی ڈرتی رہین اسی مین بچاؤ کی صورت
ہی اور ڈرنا فقط زبان سی کہدینی کا نام نہین وہ ایک کیفیت ہی کہ جسکی رعب سی دل پر عارض ہوکر
اوسکی ناپسندیدہ کامون سی روکتی ہی جیسی کوئی غلام اپنی مالک سی ڈرتا ہی تو کوئی کام اوسکی مرضی کی
خلاف نہین کرتا اسیطرح جو لوگ خاص خدا کی نہایت مرتبہ خوف مین ہین اونسی کبھی گناہ صغیرا سرزد نہین
ہوتی مسلمانون پر واجب ہی کہ خدا کا ڈر رکھین کہ نڈر ہونا اوسکی عذاب سی کفر ہی اور نڈر نہونیکی نشانی
یہی ہی کہ جو چیزین اوسکی مرضی کی خلاف ہین نکرین اوسکی مرضی کی خلاف وہ باتین ہین جو رسول خدا کی مرضی کی
خلاف ہین اور خوشنودی اسیمین ہی کہ فرمانبرداری رسول کی کرتی رہین فرمایا ہی وما آتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا الله ان الله شدید العقاب اور جو دیوی تمکو رسول سو لیلو اور جس سی منع
کری سو چہوڑ دو اور ڈرتی رہو الله سی بیشک الله کی مار سخت ہی یعنی جو رسول حکم دی اوسکو خوب
ضد جا ہوکی قبول کرو اور جس چیزکی کرنی سی منع کری اوس سی باز رہو اور رسول کی حکم نماننی مین الله سی
ڈرتی رہو کہ نماننی والیکو الله بہت سخت عذاب کرنیوالا ہی تفسیر بیضاوی مین ہی اور بخاری مین جابر
کی روایت سی آیا ہی جسنی رسول خدا محمد مصطفی صلی الله علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی اوسنی الله تعالی
کی فرمانبرداری کی اور جسنی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی نافرمانی کی اوسنی الله کی نافرمانی کی
اور گنجفہ کہیلنی مین آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی بڑی نافرمانی ہی دو گہڑی جی لگانی کیواسطی کیون نافرمانی
رسول خدا کی کرتی ہو اور دوزخ مین اپنا گہر بناتی ہو گنجفہ کہیلنا اور الله کو ڈر کا نباتی اقرار کرنا الله
کی ساتھ ٹھٹہا ہی ایسی باتون مین خوف کفر کا ہی ایسی شغل مین خدا کی یاد سی غافل ہونا اور نماز کا فوت ہونا
یا تنگ وقت مین پڑہنا یا جماعت کا چہوڑنا اکثر ہوتا ہی اور یہ سب چیزین اوسکی حرام ہونیکی اسباب ہین
جنکا ذکر مفصلا پہلی گذر چکا ہی اسلیی ہم اعادہ نہین کرتی الله تعالی مسلمانونکو توفیق خیر عنایت
کری اور ایسی کہیلونسی بچائی اگرچہ نفس ہمارہ کی خواہش گناہون اور ایسی کہیلونکی طرف بہت ہوتی ہی

لیکن انسی توبہ کو لازم اسواسطی کہ اسلام اسیکا نام ہی کہ اپنی خواہش کو حکم دین کی تابع کری شرح السنۃ
مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا
لما جئت بہ یعنی کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا یہانتک کہ خواہش اوسکی تابع ہو اون احکام کی جو مین
لایا ہون اسلیے ضرور ہی کہ اپنے نفس کی حکم کو نہ مانو رسول خدا کی حکم کو مانا کرلیجیے اور سب گناہون سے توبہ کرو
ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہی مسلمانو پچھلے گناہون سے پاک ہو یہ خیال نا بابا کہ آج نہین تو کل توبہ کر لینگے جبکہ موت
آگیا تو پھر دیکھینگے زندگی کا اعتبار نہین بھلے چنگے ان کی آن مین مرجاتے ہین بات کرنیکی حسرت لیجاتی ہین
اور اگر زبان دنیا سے کی اور توفیق توبہ کی بھی ہوئی جب دم گلے مین آئیگا اوسوقت کی توبہ مقبول نہین دیا
پہنچا کہ کچھ عمل نہین اللہ تعالی فرماتا ہی انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب
فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات حتی اذا حضر احدہم
الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وہم کفار اولئک اعتدنا لہم عذابا الیما توبہ قبول کرنا اللہ کو
ضرور اونھین کی لیے ہی جو برا کرتے ہین نادانی سے پھر توبہ کرتے ہین شتاب تو اونکو معاف کرتا ہی اللہ اور
اللہ سب جانتا ہی حکمت والا اور اونکی توبہ مقبول نہین جو کرتے جاتی ہین برے کام یہانتک کہ جب
آپہنچی کسیکو موت کہنے لگا مین نے توبہ کی اب اور نہ اونکی توبہ مقبول ہی جو مرتے ہین کفر مین ان لوگونکی
واسطے ہمنے تیار کیا ہی عذاب دکھ دینے والا یعنی جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ
قبول نہین اور اس سے پہلے توبہ مسلمان کی قبول ہی اور کافر کی توبہ گناہ سے مقبول نہین جب تک مسلمان نہ
ہو اسواسطے مسلمانونکو ضرور ہی کہ فوراً توبہ کرین ہرگز دیر نہ لگاوین موت کا وقت کوئی جانتا نہین جب
آتی ہی کوئی ٹالتا نہین بڑھاپا جوانی بچپن سب برابر ہی موت مین تاخیر سمجھنا خطا سراسر ہی
بیت غافل مشو اے عاصی باد دو دم باش ۞ ہر دم دم آخر شمر و حاضر دم باش ۞ اور اللہ تعالی
نے توبہ کے باب مین فرمایا ہی کہ اللہ سب جانتا ہی یعنی توبہ کرنیوالے کا اخلاص و عدم اخلاص خوب
جانتا ہی اگر توبہ اخلاص سے ہی مقبول ہو توبہ کے یہ معنی ہین کہ گناہ سے پشیمان اور نادم ہو اور پھر کرنیکا
قصد نکرے یہ اگر خلوص نیت سے ہی مقبول ہو گناہ بالکل مٹ جائینگے گویا کہ کبھی کیے نہ تھے اور اگر آج کل
کرتے کرتے مرگئے توبہ نہ کی تو بہت بڑا عذاب ہوگا اللہ تعالی نے کافرون کی عذاب کے ساتھ ایسے
لوگونکا عذاب بیان فرمایا ہی خدا بچاوے رحمی گنجفی شطرنجی اور سب گناہون سے مسلمانونکو توبہ کی توفیق

یہی خاتمہ شطرنج گنجفہ کھیلنے والونکو بھی عاید ہوتا ہی چونکہ اپنا منہ کالا کرتے ہین جو لوگ نہین کھیلتے اونکو بھی
اپنے رنگ مین رنگتے ہین بعضے تو سب سے سکھاتے ہین بعضے دیکھنے سے اونکو ہنر کا ذہن ہان باپ بڑے بوڑھون کو
چاہئے کہ ایسے گناہ ہونے سے منع کرین لڑکون اور اپنے چھوٹونکو گنجفہ شطرنج کھیلنے سے روکین سو وہ اور تاسہ کرتے ہین
کوئی گنجفہ موالادیتا ہی کوئی شطرنج کھیلنے کی نصیحت کرتا ہی کوئی کھیلتے دیکھکر منع نہین کرتا ہی حالانکہ ایسے
لوگون کا قیامت مین برا حال ہوگا خود کھیلین یا نہ کھیلین کھیلنے سے زیادہ وبال ہوگا اسلئے کچھ حال ایسے لوگون
کا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اچھی بات بتانے کا ثواب اسکا ضمیمہ کرکے خاتمہ کو دو ارشاد پر مرتب کیا

پہلا ارشاد بری بات کی بتانے اور اوسکے شریک ہونے اور باوجود قدرت کی اوس سے نہ روکنے کے بیان مین
جاننا چاہئے کہ جسطرح حرام اور ممنوع کام کرنے مین گناہ ہوتا ہی ایسا ہی گناہ کرنیوالونکے جلسے مین اپنی خوشی
سے بیٹھنے اور اونکے شریک ہونے سے بھی گناہ ہوتا ہی اور جسطرح اچھے کام بتانا اور برے کامون سے روکنا
مسلمانون کی صفت ہی اور ہر مسلمان پر بقدر اوسکی قدرت اور مرتبہ کے واجب ہی ایسا ہی اچھے کامون سے
روکنا اور بری کام بتانا منافقون اور کافرونکی صفت ہی کہ مسلمانون پر حرام ہی جس کسیکو قدرت منع
کرنیکی ہو اور منع نکرے وہ بڑا گنہگار ہی اللہ تعالی فرماتا ہی المنافقون والمنافقات بعضہم من بعض یامرون
بالمنکر وینہون عن المعروف ویقبضون ایدیہم نسوا اللہ فنسیہم ان المنافقین ہم الفاسقون وعد اللہ
المنافقین والمنافقات والکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم منافق
مرد اور عورتین سبکی ایک چال ہے سکھاتے ہین بات بری اور چھڑاتے ہین بھلے کام سے اور بند رکھین اپنی
مٹھی بھول گئے ہین اللہ کو سو وہ بھول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم وعدہ دیا اللہ نے منافق
مرد اور عورتونکو اور منکرونکو دوزخ کی آگ کا پڑے رہین اوسمین وہی بس ہی اونکو اور اللہ نے اونکو
پھٹکارا اور اونکو ہی عذاب برقرار دیکھو اللہ تعالی نے بری بات بتانا اور اچھے کام چھڑانا منافقون
کی صفت مین بیان کرکے کیسا وعدہ سخت عذاب کا کیا فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور اللہ نے
اونپر لعنت کی پھر ایسی صفتونکو جو کوئی اختیار کریگا اوسکو بہت بڑا عذاب ہوگا صحیح مسلم مین حضرت
ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من
الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم جو شخص بلاوے کسیکو طرف گمراہی کی ہوگا اوسپر گناہ پیروی کرنے
گناہون کے برابر کم نکرینگے بتانیوالے کے گناہ پیروی کرنیوالون کے گناہون سے یعنی جتنا گناہ پیروی

الّا آنکہ اللہ تعالی عامہ قوم کو بعض لوگون کے برے کام ہونے کے سبب سے عذاب نہین کرتا ہے یہانتک کہ
کام اپنے سامنے ہوتا دیکھین اور منع کرنے پر قادر ہون اور منع نکرین پھر جب قوم والے ایسا کرین عذاب کریگا اللہ تمام قوم
اور خاص و عام کو یعنی سب کو روایت ہے ابو داؤد و ابن ماجہ سے جریر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابہم
اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا یعنی کوئی آدمی گناہ کرتا ہے کسی قوم مین اور قوم والے قادر ہون اسپر
کہ اوسکو گناہ کرنے سے روکین اور نہین روکتے ہین تو پہونچا دیگا اللہ اوسکے سبب سے اون سبکو عذاب
مرنے سے پہلے یعنی اوس گناہ کرنے والے کے سبب سے سب قوم پر دنیا مین عذاب ہوگا مسلمانو دیکھو
کہ فقط ایک شخص کے سبب سے تمام قوم پر عذاب ہوگا بری بات سے منع نکرنا ایسا بڑا گناہ ہے ہر مسلمان
پر لازم ہے کہ اپنی قدرت اور طاقت تک ہرگز برے کام سے روکنے مین قصور نکرے نہین تو بہت بڑے عذاب
مین مبتلا ہوگا شطرنج اور گنجفہ کھیلنے والونکو اگر صاف صاف منع کرسکتا ہو ضرور منع کرے اور اگر صاف صاف
بالکل نروک سکتا ہو جہانتک ہوسکے روکے مثلا اگر کسیکے گھر مین کھیلتے ہون تو وہ اپنے مکان مین کھیلنے
نہ دے کہ یہ بھی ایک وجہ روکنے کی ہے خصوصا اوسوقت کہ اونکا کھیلنا اوسیکے مکان پر موقوف ہو ایسی صورت مین
روکنا اوسپر واجب اور بہت ضرور ہے اور اگر کہ سکتا ہو یعنی اوسکو کچھ خوف جان مال و ڈر آبرو کا
تو منع ورنہ کہے نہین تو اسپر مضمون حدیث شریف کے موافق بہت بڑا عذاب دنیا و آخرت مین ہوگا اور اگر کچھ خوف
نقصان کا نہین فقط اوسکی مروت و لحاظ سے نہین روکتا تو بہت بڑا گنہگار ہوگا آدمی کی مروت کیواسطے
اللہ تعالی کا لحاظ چھوڑنا کیا حماقت کی بات ہے اور ایسا ہی اگر جانتا ہو کہ دو کھیلنے والون سے ایک میرے
کہنے سے رک جائیگا اور جب ایک نہ کھیلیگا تو دوسرا بھی باز رہیگا اوسوقت خواہ ہمیشہ ایسی صورت مین اوس
ایک کو ضرور روکے اگر نروکیگا تو دونون کھیلنے والونکی برابر اسکو گناہ ہوگا حاصل یہ ہے کہ گنجفہ شطرنج کھیلنے
پر اگر اعانت کریگا یا باوجود قدرت کے اونہین نروکیگا بہت گنہگار ہوگا جو صورت اعانت یا قدرت
کی نکلے اون سبکو یہ حکم شامل ہے جس گھر مین گنجفہ کھیلا جاتا ہے اور وہانکے دیکھنے والے منع کرسکتے ہین اور پھر بھی منع
نہین کرتے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہانکے لوگون پر عذاب سخت نازل ہوگا اور سبب
سے ایک یہ کہ اونمین تصویرین جاندار کی ہوتی ہین اس سبب سے رحمت کے فرشتے نہین آتے فرشتون کے نہ آنے سے
برکت کم ہوجاتی ہے رحمت خدا کی نہین ہوتی ہے باعث عذاب کا ہے اور دوسرے یہ کہ [illegible] وقت

پکڑتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور حکم کرتے ہیں بھلے کام کا اور منع کرتے ہیں برے سے اور حضرت لقمان کی
نصیحتوں میں بیان فرمایا ہے وامر بالمعروف وانہ عن المنکر اور سکھا بھلی بات اور منع کر برائی سے اسیطرح
اور بھی کئی جگہ آیا ہے بنظر اختصار کے اور آیتیں ذکر نہیں کیں حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک
بری بات سے روکنا اور اچھی بات بتانا بہت محمود صفت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اچھی بات بتانیوالیکے لیے بہت کچھ ثواب بیان فرمایا ہے مسلم نے ابن مسعود انصاری سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ جس شخص نے نیک بات بتائی
تو اوسکو کرنیوالیکے برابر ثواب ہے اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا جو شخص بلاوے
نیک طرف ہدایت کی اوسکو اطاعت کرنیوالوں کے برابر ثواب ہوگا اسکا اجر اونکے اجروں سے کچھ نہیں
گھٹائیگا جب تک اسکی نیک کام بتانیکا سلسلہ جاری رہیگا اسکو بھی برابر نیک کام کرنیوالونکے ثواب ملتا
رہیگا قیامت تک اسطرح برے کام بتانیمیں ہمیشہ کرنیوالونکی برابر گناہ ہوتا ہے [illegible]
باب نہیں کھلتا اسیطرح نیک بات بتانیمیں ہمیشہ قیامت تک کرنیوالونکے برابر ثواب ہوتا رہتا ہے اور [illegible]
[illegible] کمی نہیں ہوتی یہی سبب ہے عالمونکی بہت بزرگی اور فضیلت کا جو حدیث ترمذی اور دارمی میں
ہے کہ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی ایک امتی پر یہ
فضیلت اسی سبب سے ہے کہ علما دین کی باتیں بتاتے ہیں اچھی کاموں کا رواج دیتے ہیں برے کاموں سے روکتے ہیں
انکے سبب سے بقا دین کی ہے اور انکی نیکیاں قیامت تک ہوتی رہینگی اور عابد فقط اپنی ذات کے
لیے عبادت کرتے ہیں جب تک جیتے رہیں ترمذی میں حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان
یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعونہ فلا یستجاب لکم قسم اوسکی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان
البتہ تم حکم کروگے اچھی کام کا اور البتہ روکوگے تم برے کام سے یا البتہ نزدیک ہے کہ اللہ مقرر کریگا تمپر
عذاب اپنی طرف سے پھر تم دعا مانگوگے اور قبول نکیجائیگی یعنی مقرر ہو باتونسے ایک بات ہوتی ہے یا تو
نیکی بات بتانا اور بری باتونسے روکنا تمھاری طرف سے یا عذاب کا نازل ہونا خدا کیطرف سے اور پھر
دعاؤنکا مقبول نہونا اسیطرح کی تاکید شدید احادیث میں بہت وارد ہے ہمیں اختصار مد نظر ہے اسواسطے

نہوسکے بسبب خوف جان یا مال کے ہروقت یا بسبب خوف لڑائی جھگڑے کے تو دل سے اوس کام کو اور
اوسکے کرنیوالونکو برا سمجھے صحیح مسلم مین ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان جو شخص تم مین سے
کوئی چیز خلاف شرع دیکھے پس چاہیے کہ بدلدے اوسکو اپنے ہاتھ سے پس اگر قادر نہو تو زبان سے
بدلے پس اگر قادر نہو تو اپنے دل سے بدلے اور یہ بہت سست ایمان ہے یعنی خلاف شرع بات جب نظر
آئے اگر ہوسکے اوسکو مٹادے ہاتھ سے یعنی اون چیزونکو توڑ ڈالے اور کرنیوالے اوسکے کو مار دے یا حد جاری کرے
اور اگر یہ نہوسکے تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہوسکے تو دل سے بدلے یعنی دل سے اوس کام کو اور
کرنیوالونکو برا سمجھے تو معنی بدلنا ہوجائیگا کہ اوسکے ظاہر حال ارتکاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھا سمجھتا
ہوتا جب یہ برا سمجھا تغیر ہوگیا اور جو فرمایا کہ یہ بہت سست ایمان ہے یعنی یہ فقط دل سے
برا سمجھنا ہاتھ سے زبان سے نہ روکنا ایمان کا مرتبہ نہین بہت ضعیف مرتبہ ہے یا وہ شخص جو ضعیف الایمان
ہے اگر اوسکا ایمان قوی ہوتا ہاتھ سے زبان سے روکتا یا وہ زمانہ ایمان کا بہت سست ہے اسلیے کہ اگر
اوسوقت کے لوگونکا ایمان قوی ہوتا تو ہاتھ سے زبان سے بدلنے مین قصور نہوتا اور حدیث نے اسکے
یہی معنی فرمائے مین مشکوۃ شریف مین صحیح مسلم سے ابن مسعود کی حدیث مرفوع نقل کی ہے اوسمین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن ومن
جاہدہم بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل یعنی اون خلاف شرع کام کرنے
والون کے ساتھ جو کوئی ہاتھ سے جہاد اور کوشش گناہ کے دفع کرنے مین کرے تو وہ مومن ہے اور جو کوئی اونسے
زبان سے جہاد اور کوشش کرے یعنی اوسوقت مین کہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہو تو وہ مومن ہے اور
جو کوئی دل سے جہاد کرے یعنی اوس کام کو اور اونکو بہت ذلیل وحقیر ونا کارہ سمجھے تو وہ مومن ہے اور نہین
ہے سوا اسکے ایمان رائی کے دانے برابر یعنی اگر برا بھی نہ سمجھے تو گویا اوس شخص کو ایمان نہین
جو کوئی مسلمان کہین گناہ کرنیوالونمین پھنس جاوے اگر طاقت روکنے اور زبانی منع کرنیکی نرکھتا ہو
تو اوسکو بہت برا سمجھے تمہین تو بڑا گنہگار ہوگا ایسے شخص کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اوسمین رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین مسلمان تو جہان کہین شطرنج گنجفہ وغیرہ کوئی گناہ ہوتا
ہو وہان ہرگز نہ بیٹھنا اور اگر اتفاق سے کہین پھنس گئے تو اوس کھیل اور کھیلنے والونکو بہت برا سمجھنا